Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 27, 2025

Organ Transplantation: Medical Significance, Ethical Debates, and Islamic Perspectives

اعضاء کی پیوند کاری: طبّی اہمیت، اخلاقی مباحث اور اسلامی نقطہ نظر

Ms. Summaya Raza
Lecturer, Islamic Studies Department, SBK Women's University, Quetta Balochistan

Dr. Paree Gull Tareen
Lecturer, Islamic Studies Department, SBK Women's University, Quetta Balochistan
Email: drpareegulltareen@gmail.com

Abstract
Organ transplantation is regarded as one of the most remarkable achievements of modern medical science, providing survival and renewed life to patients suffering from terminal organ failure. It has not only transformed the practice of medicine but has also introduced complex ethical, legal, and religious debates. In particular, in Muslim societies where the sanctity of life and human dignity are central values, these debates become highly significant. This study seeks to examine organ transplantation from multiple dimensions, beginning with its introduction, medical importance, and practical benefits for patients whose lives are otherwise at risk. The research further explores the moral and legal issues that arise in the process of organ donation and transplantation, such as the use of living or deceased donors, commercialisation of organs, and the risks associated with exploitation of vulnerable individuals. In this context, Islamic teachings provide valuable guidance by encouraging medical treatment and scientific advancement while establishing ethical boundaries to ensure that human life is respected. The study highlights relevant Qur'anic verses, Prophetic traditions, and opinions of classical and contemporary scholars to demonstrate how Islamic jurisprudence addresses the challenges of modern medical practices. By combining medical knowledge with ethical and religious perspectives, this paper underscores that organ transplantation, when performed within the limits of Shariah, reflects the harmony between science and faith. The findings stress the need for continued dialogue among medical professionals, ethicists, and religious scholars to ensure that scientific progress remains aligned with human dignity and divine guidance.

Keywords: Organ Transplantation, Medical Ethics, Bioethics, Islamic Perspective, Human Dignity, Sanctity of Life

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 27, 2025

تمہید :

انسان اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم مخلوق ہے جسے اس کائنات میں خاص شرف اور فضیلت عطا کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی ہر چیز کو انسان کے فائدے کے لیے مسخر کیا ہے تاکہ وہ بہتر زندگی گزار سکے اور اپنے خالق کی عبادت بجالائے۔ یہی وجہ ہے کہ طب اور دیگر علوم ہمیشہ سے انسانی خدمت اور بقا کے ضامن رہے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب انسان کو نئی بیماریوں اور جسمانی مشکلات کا سامنا ہوا تو اس نے ان کے علاج کے لیے مختلف طریقے ایجاد کیے اور سائنسی ترقی کے ذریعے ان مشکلات پر قابو پانے کی کوشش کی۔ طبّی سائنس کی جدید ترین کامیابیوں میں سے ایک نمایاں کامیابی انسانی اعضاء کی پیوندکاری ہے۔ یہ ایسا عمل ہے جس کے ذریعے ناکارہ یا ناکام اعضاء کو صحت مند اعضاء سے بدل کر مریض کو نئی زندگی عطا کی جاتی ہے۔ اس طریقہ علاج نے بے شمار مریضوں کو مایوسی سے نکالا اور انہیں دوبارہ صحت مند اور فعال زندگی گزارنے کا موقع فراہم کیا۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ یہ موضوع کئی اہم اخلاقی، قانونی اور مذہبی سوالات کو بھی جنم دیتا ہے۔ بالخصوص اسلامی معاشروں میں جہاں انسانی جان کی حرمت اور وقار بنیادی اقدار سمجھی جاتی ہیں، وہاں اس مسئلے پر گہرے غور و فکر اور دینی اصولوں کی روشنی میں رہنمائی کی ضرورت پیش آتی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں انسانی جان کی حفاظت اور علاج کی ترغیب دی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کے ساتھ اس کا علاج بھی پیدا کیا ہے، سوائے بڑھاپے کے۔ اس ہدایت کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ علاج کی تلاش اور طبّی ترقی شریعت کے مطابق ہے، بشرطیکہ وہ حدودِ شرعیہ کے اندر ہو۔ چنانچہ اعضاء کی پیوندکاری محض ایک سائنسی عمل نہیں بلکہ ایک ایسا موضوع ہے جو اخلاقیات، فقہ اور انسانی اقدار سے جڑا ہوا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ اعضاء کی پیوندکاری کا تعارف اور اس کی افادیت واضح کی جائے، ساتھ ہی اس کے اخلاقی اور مذہبی پہلوؤں کا جائزہ اسلامی نقطۂ نظر سے لیا جائے۔ اس سے یہ بات سامنے آئے گی کہ جدید سائنسی ترقی کو اسلامی تعلیمات کے ساتھ ہم آہنگ کر کے انسانیت کی خدمت کیسے ممکن ہے۔ یوں یہ عمل نہ صرف ایک طبّی کامیابی ہے بلکہ دین اور سائنس کے باہمی ربط کی بھی ایک روشن مثال ہے۔

اعضاء کی پیوندکاری کا تعارف:

ا۔ کائنات میں انسان کی اہمیت: اس کائنات کی سب سے قیمتی اور مخلوقات میں سب سے اہم مخلوق جس کو اس خالق کائنات نے اپنی عبادت کے لئے

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
September 27, 2025

پیدا کیا۔انسان ہے اللہ رب العزت نے پوری کائنات کو انسان کی خدمت کے لئے بنایا۔انسان کی ذات اور جسم و جان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا۔ پوری کائنات انسان کی خدمت گار ہے۔ سورج، چاند، ہوا، پانی، زمین، پہاڑ، درخت، پھل، پھول کائنات کی ہر ایک چیز خالق نے اپنی بہترین مخلوق کی خدمت کے لئے بنائی ہے۔اور ان خدمت گاروں میں ایک خدمت گار طبّی علوم بھی ہے۔ طبّی علوم نجانے کتنے سالوں سے بلکہ صدیوں سے انسانی خدمت پر مامور ہے۔انسانوں کو ایک بہتر و مثبت دینی وجسمانی حالت میں زندگی گزارنے میں معاون ثابت ہوئے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا انسانی زندگی کو ہر نئے دن ایک نئے چیلنج کا سامنا ہوتا گیا۔ان تمام چیلنجز سے مقابلہ کرنے کے لئے نئی ترقیات کے ہمیشہ انسان نے ساتھ دیا اور انسان کے لئے زندگی کی راہ کو آسان کیا۔

صحت کے شعبے سے وابستہ افراد شب و روز مریضوں کو علاج فراہم کر کے اُن کی تکالیف دور کرنے میں ہمیشہ مصروف عمل رہتے ہیں کسی بھی معالج کے لیے بیماری کی تشخیص اور علاج ان کی اولین ذمہ داری ہوتی ہیں۔ ہر صحت مند ہو جانے والا مریض طبّی خدمات حاصل کر کے خوشی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے صحت کے شعبے سے منسلک پیشہ ورانہ خدمات انجام دینے والے افراد کی حوصلہ افزائی ہوتی رہتی ہے۔ بعض اوقات تمام تر طبّی کوشش کے باوجود مریض کو شفا نصیب نہیں ہوتی اور اُس کی زندگی تمام ہو جاتی ہے۔

اسلامی تعلیمات کی رُو سے انسان کو کسی بھی مرحلے پر امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔اللہ تعالی کے خلیفہ کی حیثیت سے انسان کسی بھی نوعیت کے مسئلے یا مشکل سے دوچار ہو تو اسے اس کے حل کے لیے اپنی فہم وفراست کا بھرپور استعمال کرنا چاہیے۔ تکالیف اور امراض کے علاج پر بھی اِسی طرزِ فکر کا اطلاق ہوتا ہے۔ دورِ حاضر میں ادویات کے شعبے میں سُرعت سے ہونے والی پیش رفت کی مدد سے کئی طرح کے علاج دریافت ہو چکے ہیں۔ان میں سے ایک طریقہ علاج اعضاء کی پیوند کاری ہے جو اعضا کے آخری حد تک ناکام ہونے کی صورت میں کارگر ثابت ہوا ہے۔ یہ علاج حسبِ ذیل درج حدیث میں درج ہدایت کے مطابق ہے:

"عن اسامة بن شريک قال: قالت الاعراب: يا رسول الله،الا تداوى؟ قال نعم يا عباد الله تداووافان الله لم يضع داء الا وضع له شفاء او قال: دواء الا داء واحدا قالو: يا رسول الله وما هو؟قال: الهرم١ ـــه"

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 27, 2025

ترجمہ: اسامہؓ بن شارق سے روایت ہے: عرب کے صحرائی باشندے ہر کہیں سے آتے اور یہ دریافت کرتے: یارسول اللہ ﷺ، کیا ہمیں طبّی علاج اختیار کرنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: طبّی علاج سے استفادہ کیا کرو کیونکہ اللہ نے کوئی ایسا مرض، سوائے بڑھاپے کے، نہیں رکھا جس کے لیے علاج فراہم نہ کیا ہو۔"

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خالق کائنات نے زمین کی تمام اشیاء انسان کے فائدہ کی خاطر پیدا فرمائی ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ وہ جاندار ہوں یا بے جان۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا" ۲۔

ترجمہ: "وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں"۔

البتہ ان اشیاء سے فائدہ حاصل کرنے کی بعض حدود و قیود بھی خالق کائنات نے اپنی نازل کردہ شریعت میں طے کر دی ہیں جن سے تجاوز کم از کم ایک مسلمان کو کسی طور پر بھی زیب نہیں دیتا۔ آئندہ سطور میں راقم الحروف، خالق کائنات کے پیدا کردہ حیوانات سے فائدہ حاصل کرنے کی شرعی حدود و قیود کو زیر بحث لائے گا۔انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ تمام اشیاء انسانوں کے لئے بنیادی طور پر حلال ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا آیت ہی سے ثابت ہوتا ہے۔ البتہ جن جن چیزوں کو قرآن و سنت میں حرام قرار دے دیا گیا ہے، ظاہر ہے وہ حرام ہی متصور ہوں گی۔ یہی بات فقہاء نے ایک قاعدے کی شکل میں اس طرح بیان کی ہے: "الاصل فی الاشیاء الاباحۃ"۔ ۳ ترجمہ: تمام اشیاء میں اصل حالت اباحت ہے۔

اس قاعدہ کی تائید جس طرح مذکورہ بالا آیت سے ہوتی ہے، اسی طرح درج ذیل احادیث بھی اس کی تائید کرتی ہیں:

"عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنه قال سئل رسول اللہ۔۔۔الحلال ما احل اللہ فی کتابه والحرام ما حرم اللہ فی کتابه وما سکت عنه فهو مما عفی عنه" ۴۔

ترجمہ: "حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: "حلال

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
September 27, 2025

وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے اور جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے خاموشی اختیار کی ہے ان کا شمار ان میں ہے جنہیں معاف (یعنی جائز) کیا گیا ہے"۔

یہی روایت مسند بزار اور مستدرک حاکم میں بھی مرفوعاً مروی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"وما سکت عنه فهو عفو فاقبلوا من الله عافية فان الله لم يكن ينسى شيئا"۵؎

ترجمہ: "اور جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے خاموشی کا اظہار کیا ہے وہ معاف ہیں، لہٰذا اللہ کی عافیت کو قبول کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو بھولے نہیں ہیں۔"

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

ان الله فرض الفرائض فلا تضيعوها وحد حدودا فلا تعتدوها و سكت عن اشياء رحمة لكم غير نسيان فلا تبحثوا عنها"۶؎

ترجمہ:" اللہ نے کچھ فرائض لازم کیے ہیں انہیں ضائع نہ کرو، اور کچھ حدود مقرر کی ہیں ان کی خلاف ورزی نہ کرو اور بعض چیزوں سے خاموشی اختیار کی ہے ایسا کسی بھول چوک کی وجہ سے نہیں بلکہ تم پر رحم کرتے ہوئے کیا ہے۔ لہٰذا ان چیزوں کی تفتیش و کرید نہ کرو۔"

واضح رہے کہ مذکورہ بالا قاعدے کا تعلق معاملات سے ہے عبادات سے نہیں۔ معاملات کے حوالے سے ایک اور قاعدہ یہ بھی فقہاء نے بیان کیا ہے: الاصل فی کل الاشیاء الطھارۃ۔تمام چیزوں میں اصل طہارت ہے۔

اس قاعدہ کے بارے میں امام صنعانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"والحق ان الاصل فی الاعيان الطهارة"۔ ۷؎

ترجمہ: "درست بات یہی ہے کہ اشیاء میں اصل طہارت ہی ہے"۔

اسی طرح امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس قاعدے کا تذکرہ اس انداز سے کیا ہے:

"الاصل فی الاعيان الطهارة فلا يجوز تنجيس شيئ ولا تحريمه الابدليل" ۸؎

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 27, 2025

ترجمہ: "اشیاء میں اصل چیز طہارت ہے لہٰذا کسی چیز کو نجس اور حرام قرار دینے کے لیے دلیل مطلوب ہے۔"

طبّی علوم میں وہ وقت اور تھا جب اعضا ء کے ناکارہ ہو جانے سے زندگی ختم ہو جاتی تھی۔اب ایسا نہیں ہے۔اعضاء کی پیوند کاری نے علاج کاتصور یکسر بدل دیاہے۔اب یہ کہنا با لکل درست ہے کہ اعضاء کی پیوند کاری کے ذریعے نہ صرف زندگی بچائی جاسکتی ہے بلکہ بڑی حد تک معمول کے مطابق زندگی گزارنابھی ممکن ہوتا جارہاہے۔ اعضاء کی پیوند کاری بھی نئ ترقیات میں سے ایک نیا باب ہے یہ تر قیات میں سے ایک ایسی ترقی ہے جس کے بغیر طبّی علوم کے میدانوں میں مزید ترقی ممکن نہیں اسی وجہ سے اس کا علم اور فوائد کا جاننا بہت ضر وری ہے۔

۲۔اعضاء کی پیوند کا ری کا تعا رف:

الف۔تعریف:

پیوندکاری درحقیقت اردو زبان کا لفظ ہے، اس کا مطلب ہے جوڑ لگانا، اس کو انگلش میں Organ Transplant کہتے ہیں۔

ب۔پیوندکاری کا عمل:

اعضاء کے ناکارہ ہو جانے کی شکل میں اعضاء کی پیوندکاری کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جس میں ناکارہ عضو کو مریض کے بدن سے نکال کر ایک صحت مند آدمی کے بدن سے یہی عضو منتقل کر دیا جاتا ہے۔

ج۔پیوند کیے جانے والے اعضاء کی اقسام:

1. وہ عضو جو جسم میں ایک ہے اور اسکے بغیر زندگی ناممکن ہے، یا وہ زندگی میں عطیہ نہیں ہو سکتے، مثلاً دل۔
2. وہ عضو جو جسم میں دو ہیں، مگر زندگی میں انکا عطیہ دینا ممکن نہیں، مثلاً آنکھیں۔
3. وہ عضو جو جسم میں دو ہیں، اور زندگی میں ان کا عطیہ دینا ممکن ہے، مثلاً گردہ۔

وہ اعضاء جو منتقل ہو سکتے ہیں:

۱۔گردہ قرنیہ ۲۔دل ۳۔پھیپھڑے ۴۔جگر ۵۔لبلبہ ۶۔قرنیہ ۷۔انتڑی ۸۔رحم ۹۔بیض۔۹

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 27, 2025

د۔ گردے کی پیوندکاری:

گردے کی پیوندکاری سب سے زیادہ ہونے والی پیوندکاری ہے ہر دس لاکھ کی آبادی میں ہر سال بیس سے چالیس افراد گردہ کی پیوندکاری کے محتاج ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں جب کہ گردہ کی عدم کارکردگی اپنی انتہائی اسٹیج پر ہو تو عام طور پر ڈائیلاسز گردے کی پیوندکاری کا ایک متبادل ہوسکتا ہے۔ بہت سے مریض جو ڈائیلاسز پر ہوتے ہیں خون کمی، ہڈیوں کی بیماری، بلڈ پریشر وغیرہ کی شکایتوں سے بھی دوچار ہوتے ہیں۔ خون کے ذریعہ سرایت کرنے والے امراض کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ گردہ کی کامیاب پیوندکاری کے بعد عموماً ایک قبول کنندہ مکمل طور پر ایک نارمل زندگی گزارنے لگتا ہے۔ ایک ڈائیلاسز پر گزرنے والی زندگی سے پیوند شدہ گردوں کے بعد زندگی بہر حال خوشگوار ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے پیوندکاری کو حق بجانب ٹھہرایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پیوندکاری کے اخراجات سداڈائیلاسز پر زندگری گزارنے کی بہ نسبت کم ہوتے ہیں۔ ہیمو ڈائیلاسز گردہ کی پیوندکاری کو ممکن بنانے میں ایک اہم نکتہ ہے صرف امریکہ (USA) میں چالیس ہزار مریض ڈائیلاسز پر ہیں اور گردے کی تبدیلی کے منتظر ہیں۔ مگر ان میں سے صرف تیس فیصد ایسے ہوں گے جن کو کوئی زندہ فرد گردے کا عطیہ دے سکے گا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پس از مرگ عطیہ شدہ گردے کے استعمال کے لیے کتنا بڑا سکوپ ہے۔عالمی سطح پر اب تک ایسے گردوں کی پیوندکاری کے آپریشن تقریباً پچاس ہزار ہوچکے ہیں اور کامیاب پیوندکاریوں کی اونچی شرح سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ انتہائی درجہ کی گردے کی بیماریوں کو اب تقریباً کنٹرول کر لیا گیا ہے۔ جواب سے پچیس برس قبل تک تقریباً ہر کیس میں مہلک ثابت ہوتی ہے۔[۱۰]

ھ۔ قلب کی پیوندکاری:

قلب کی پیوندکاری اسی وقت کی جاتی ہے جب قلب کا مریض لاعلاج ہو۔ تبدیلی قلب کا پہلا آپریشن ۱۹۶۷ءمیں ہوا۔ پچھلے پانچ برسوں میں دیگر کئی مراکز میں ایسے انتقال قلب کے آپریشن ہونے لگے تو آج کل ایسے پیوند شدہ قلب کے مریضوں کی شرح

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 27, 2025

بقا آپریشن کے بعد ایک سے چار برس تک بچپتر سے پچاس فیصد کے درمیان ہوتی ہے۔ یعنی بچپتر سے پچاس فیصد مریض انتقال قلب کے بعد ایک سے چار سال تک زندہ رہنے کی توقع کر سکتے ہیں۔ گویا ایک لاعلاج مریض کا شکار آدمی پیوند کاری کے علاج کے بعد ایک صحت مند انسان کی طرح زندگی گزار سکتا ہے۔

و۔ قلب اور پھیپھڑوں کی پیوندکاری:

حالیہ ایام میں قلب اور پھیپھڑوں کی مشترکہ پیوندکاری کو بھی کامیابی سے آزمایا گیا ہے۔ یہ ان افراد کے لیے ہوتا ہے جو نظام تنفس کے بلڈ پریشر یا باہمی قلبی امراض کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مستقبل میں پھیپھڑوں کے ابتدائی امراض میں مبتلاء مریض بھی اس سے مستفید ہوسکتے ہیں۔[11]

ز۔ جگر کی پیوندکاری:

اب سے پانچ سال قبل جگر کی پیوندکاری میں مریض کی شرح بقا آپریشن کے ایک برس بعد تک تیس فیصد ہوتی تھی۔ اب کئی ایسے مریض موجود ہیں جو جگر کی پیوندکاری کے دس برس بعد بھی زندہ ہیں۔ نتائج میں اب بہتری کے بعد اب یہ ناگزیر ہوگیا ہے کہ ایسے سرجنوں کی فہرست طویل ہو جو جگر کی کامیاب طریقہ سے پیوندکاری کریں اور یہ آپریشن ان لوگوں کو دوبارہ زندگی کی امید بخش سکیں گے جو اس کی عدم موجودگی میں جگر کے امراض کی وجہ سے زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے تھے۔[12]

پیوند کا ری ایک ایسا عمل ہے جس میں ہم ایک انسان کے جسم کے پھٹے، خلیا ء یا اعضا ء کو دو سرے انسان کے جسم کے اندر منتقل کر تے ہیں۔اس عمل میں جو بندہ اپنا عضو دیتا ہے اسکو مصطی (Donar)کہتے ہیں اور جس بندے کے جسم میں اسعضو کی پیوند کا ری کی جا تی ہے۔ اسکوRecepient کہتے ہیں۔اعضا ء کی پیوندکا ری اسو قت کی جا تی ہے جب کا کوئی عضو ناکا رہ ہو کر اپنا کا م کر ناچھوڑدے اس پورے عمل کو اعضا ء کی پیوندکا ری یعنی (OrganTransplahtation)کہتے

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 27, 2025

ہے۔اعضاء کی پیوند کاری صرف اسی وقت ممکن ہے جب اس مقصد کے لئے اعضاء کے عطیات با قاعدگی سے ملے۔

۳۔اعضاء کی پیوند کاری کے انواع: میڈیکل سائنسز میں عصری تحقیقات کی وجہ سے انسانی اعضاء کی پیوندکاری (transplantation)آج ممکن ہو چکی ہے۔ آنکھوں کی پتلی اور ہڈیوں کی پیوندکاری انیسویں صدی کے اخیر نصف میں شروع ہوئی، اور اس میں مزید تحقیقات بیسویں صدی کے آغاز میں الیکس کیرل کے ہاتھوں سامنے آنا شروع ہوئی۔ اعضاء کی پیوندکاری میں اس وقت انقلاب آیا جب 1960ء میں اعضاء کو مسترد کیے جانے سے محفوظ رکھنے والی ادویات (Immunosuppressive Drugs)بازار میں دستیاب ہونے لگیں۔13

الف۔دور جدید میں پیوندکاری کی اقسام:

i۔ایلوٹرانسپلانٹ(Allo-Transplant)

ایک طرح کے جانور مثلاً بندر سے بندر میں، یا ایک انسان سے دوسرے انسان میں۔ اعضاء کا انتقال اگر ایک انسان سے دوسرے انسان میں ہو تو اسے ہوموٹرانسپلانٹ(Homo-transplant) بھی کہتے ہیں۔

ii۔ہیٹرو ٹرانسپلانٹ (Hetero-transplant)

ایک نسل سے دوسری نسل میں اعضاء کی منتقلی مثلاً کتے کا دل بندر میں منتقل کرنا۔

iii۔آٹو ٹرانسپلانٹ (Auto-transplant)

ایک شخص کا عضو اسی شخص کے جسم میں لگا دینا۔

iv۔زینو ٹرانسپلانٹ (Xeno-transplant)

کسی حیوان کا عضو انسان میں لگا نا۔

ب۔قدیم اسلامی فقہی ادب میں پیوندکاری کی اقسام:

i۔غیر حیوانی اجزاء سے پیوندکاری:

اس کے استعمال میں کوئی اختلاف نہیں۔ حضرت عرفجہ کی ناک جاہلیت کی ایک لڑائی میں یوم الکلاب میں کٹ گئی تھی، انہوں نے چاندی کی ناک لگوائی تھی، جس میں بو پڑ گئی، حضور ﷺ نے انہیں سونے کی ناک لگوانے کی اجازت دی تھی۔14

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
September 27, 2025

ii۔حیوانی اعضاء سے پیوندکاری:

چونکہ ہمارا موضوع حیوانات سے متعلق ہے اس لیے ان قواعد کو مد نظر رکھتے ہوئے بلا تذبذب یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ تمام حیوانات (چرند، پرند وغیرہ) بنیادی طور پر پاک اور حلال ہیں۔ البتہ جن حیوانات کو قرآن و حدیث میں واضح طور پر حرام قرار دے دیا گیا ہے، وہ حرام اور جنہیں ناپاک قرار دے دیا گیا، وہ ناپاک ہیں اور جن کی حرمت بیان کی گئی وہ مذکورہ بالا اصول کی رو سے حلال اور جن کی ناپاکی کا ذکر نہیں کیا گیا وہ پاک ہیں۔15۔

اس لحاظ سے حیوانات کی درج ذیل تین قسمیں بنتی ہیں:

1. پاک اور ماکول اللحم حیوانات
2. پاک اور غیر ماکول اللحم حیوانات
3. ناپاک اور غیر ماکول اللحم حیوانات
4. پاک اور ماکول اللحم (یعنی حلال)حیوانات سے مراد وہ تمام حیوانات ہیں جنہیں قرآن و سنت میں حرام یا ناپاک قرار نہیں دیا گیا۔پاک اور حلال حیوانات سے استفادہ کی دیگر شکلیں اس کی دو صورتیں ہیں:
5. ایک تو یہ کہ جانور شرعی طریقہ سے ذبح کیا گیا ہو۔
6. ذبح کر لینے کی صورت میں اس کے جملہ اعضاء و اجزا سے استفادہ جائز ہو جاتا ہے ماسوا خون اور گندگی کے۔ اور دوسری یہ کہ ذبح نہ کیا گیا ہو۔

ذبح نہ کرنے کی صورت میں پھر دو حالتیں ہیں:

(1)دوسری یہ کہ جانور مر چکا ہو۔ (2) ایک تو یہ کہ جانور زندہ ہو۔

جانور کے زندہ ہونے کی صورت میں اس کے بال، پَر اور اُون وغیرہ کو کاٹ کر اس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس کی ممانعت کی کوئی دلیل نہیں بلکہ اگر غور کیا جائے تو قرآن مجید کی درج ذیل آیت سے اس کے جواز کی تائید بھی ہوتی ہے:

"وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ "۱۶ـ

ترجمہ: ”اور ان (حیوانات) کی اُون، روؤں اور بالوں سے بھی اس (اللہ) نے بہت سے سامان اور ایک وقت مقررہ تک کے

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
September 27, 2025

لیے فائدہ کی چیزیں بنا دیں۔

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 27, 2025

7. پاک اور غیر ماکول اللحم حیوانات سے مراد وہ حیوانات ہیں، جو ہیں تو پاک مگر شریعت نے ان کا کھانا حرام قرار دے دیاہے۔ باقی رہا ایسی جانوروں کے بال، پَر اور اُون کاٹ کر ان سے استفادہ جائز ہے خواہ جانور زندہ ہو یا مردہ کیونکہ پاکجانوروں کی یہ اشیاء بھی پاک ہیں اور ان سے استفادہ کی کوئی حرمت بھی قرآن و سنت اور اجماع امت سے ثابت نہیں ہے۔فقہاء کرام کا مؤقف ہے کہ ہڈی سے علاج کرنا جائز ہے، جبکہ ہڈی بکری، اونٹ، گھوڑے یا دوسرے جانوروں کی ہو۔نیز یہ بھی تصریح کی ہے کہ اگر انسان کا دانت ٹوٹ جائے تو وہ مذبوحہ بکری کا دانت لگوا سکتا ہے۔[١٧]

iii۔غیر مذبوحہ حیوان اور انسانی اعضاء کی پیوندکاری:

اضطراری حالت میں خنزیر اور انسان کے سوا باقی تمام غیر مذبوحہ جانوروں کی اجزاء کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ البتہ عصر حاضر کے اکثر فقہاء نے حالت اضطرار میں خنزیر کے اجزاء کے استعمال کی بھی اجازت دی ہے۔[١٨]

iv۔ایک انسان کے اعضاء کی اسی کے جسم میں پیوندکاری:

اس مسئلہ میں طرفین (امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ) اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان اختلاف ہے۔طرفین کہتے ہیں کہ جسم سے علیحدہ ہو جانے والا جزء اب صرف دفن کرنے کا مستحق ہے اور اسے دوبارہ استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اپنے ہی علیحدہ ہو جانے والے جزء کے استعمال میں کوئی ممانعت نہیں لہٰذا وہ جائز ہے۔[١٩]

v۔ایک انسان کے اعضاء کی دوسرے انسان کے جسم میں پیوندکاری:

یہی مسئلہ درحقیقت"پیوندکاری"کے عنوان سے زیر بحث ہے، اور آج علمی دنیا میں جو کچھ اختلاف ہے وہ اسی کے جواز و عدم جواز میں ہے۔ قبل اس کے کہ اس مسئلے میں علمائے برصغیر کی اجتہادی کاوشوں کا جائزہ لیا جائے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اقسام بیان کر دی جائیں۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
September 27, 2025

1۔زندہ شخص کا عطیہ (Living Donor Transplant):

یعنی ایسا شخص جو بقائم ہوش و حواس اپنی مرضی سے اپنے جسم کا کوئی عضو عطیہ کر دے، اور وہ دوسرے شخص کے جسم میں پیوند کر دیا جائے۔اس کی دو اقسام ہیں:

i. خونی رشتہ دار کا عطیہ مثلاً بہن، بھائی، ماں، باپ اور اولاد کی طرف سے عطیہ۔

ii. غیر خونی رشتہ دار یا غیر رشتہ دار کی طرف سے، مثلاً بیوی، دوست، پڑوسی جو کسی قیمت کے عوض دیں۔

2۔کسی زندہ شخص کا اپنا عضو (گردہ) بیچنا:

جدید میڈیکل سائنسز میں ہونے والی آج تک کی تحقیقات کی روشنی میں گردہ کے علاوہ دیگر انسانی اعضاء عطیہ نہیں کیے جاسکتے۔چونکہ عموماً باقی اعضاء زندگی میں عطیہ نہیں دیئے جا سکتے اس لیے یہاں گردہ ہی کا ذکر ہوتا ہے۔

3۔مردہ شخص کا عطیہ:اس کی بھی دو اقسام ہیں:

1۔ایسے شخص کی طرف سے عطیہ جو دماغی طور پر مردہ ہے، مگر دل دھڑک رہا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو دل کی حرکت ہوجانے کے ۲۱ سے ۴۲ گھنٹے تک مکمل وفات پاتے ہیں اس دوران میں دماغی موت کی مکمل تشخیص ہو چکی ہوتی ہے، تو دل کی دھڑکن بند ہونے سے قبل (یعنی دوران خون رکنے سے پہلے) ان کے اعضاء کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

2۔ایسے شخص کی طرف سے عطیہ جس کا دل دھڑکنا بند ہو چکا ہو، ایسی حالت میں عموماً اعضاء ناکارہ ہو جاتے ہیں، تاہم کوشش کے بعد 50 فیصد تک قابل ہو سکتے ہیں۔[۲۰]

4۔دماغی موت کیا ہے:

اس ضمن میں یہ جا ننا بھی ضروری ہے کہ دماغی موت کیا ہو تی ہے جب کسی شخص کے سا نس کو خود کارطریقے سے کنڑول کرنے والا دماغ کا حصہ برین اسٹیم کام کر نا بند کر دیتا ہے تو متعلقہ شخص مردہ شخص قرار پا تا ہے اسے دما غی موت کہا جا تا

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 27, 2025

ہے اس صو رت حا ل کے بعد دل کی حرکت اور سا نس کے نظا م کاازخودچلنا ناممکن ہو جاتاہے۔دماغی موت کاحتمی فیصلہ انتہا ئی نگہداشت کے تجربہ کار طبّی ماہرین امراض دماغ اوربے ہوشی کے ما ہرین کر تے ہیں وہ 6سے48گھنٹو ں کے دوران مختلف مواقع پردما غ کے سٹیٹ کی بنیاد پر موت کاحتمی سر ٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں۔اس کے بعد اس مریض کو مردہ قراردیاجاتاہے۔ موت زندگی کی ابدی حقیقت ہے اور ہم سب اس سے واقف ہیں۔دماغی موت اس سے کچھ مختلف نہیں۔اب ہوا صرف یہ ہے کہ طب کے شعبے کی شب و روزبڑھتی ہوئی معلومات اور بے پایاں تکنیکی صلاحیت کی بدولت اس کے بارے میں ہم اس دور میں زیادہ معلومات رکھتے ہیں۔موت واقع ہونے کے بعد اسکا تعین ٹھوس اصولوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔معالج کی جانب سے لواحقین کو موت کی اطلاع واضح،انتہائی محتاط اور حساس انداز میں دینا طبّی اخلاقیات کی پیشہ ورانہ ذمہ داری سمجھی جاتی ہے۔یہ عموماً ایسا وقت ہوتا ہے جب طبّی عملے کا مریض اور مریض کے گھر والوں سے اعتماد کا موئثر رشتہ قائم ہو چکا ہوتا ہے اور لواحقین پر بھی یہ امر واضح ہوچکا ہوتا ہے کہ مریض کی جا ن بچا نے کی پوری کو شش کی جا چکی ہے اور اب مصنو عی سا نس کی مشین(vantilator) ہی کے ذریعے سانس جاری رکھنے کا کام کیا جا رہا ہے،لیکن درحقیقت مریض مر چکا ہے۔[۲۱]

5۔اعضا ء کی پیوندکاری کی تاریخ:

اعضا ء کی پیوند کاری یا ٹرانسپلانٹیشن تاریخ کا ایک منظم سفر ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ماہرین طب نے کس طرح انسانی جسم کی ساخت کو اور نظام کو سمجھا اور مستقل جدو جہد کو جاری رکھا تاکہ نہ صرف بیماریوں کے خلاف نبرآزما ہواجاسکے بلکہ موت جیسی ابدی حقیقت کومزید سمجھا جاسکے اس عمل کی ضرورت کو سہو لیات اور ا یجادات کے نہ ہو نے کے باوجود صدیوں پہلے ہی محسوس کرلیا گیا تھا۔گزشتہ دہا ئیوں میں علم طب کی ترقی ہمیں اس مقا م پر لے آئی ہے کہ جہا ں ہم کسی انسا ن کی ا س طرح مدد کر سکتے ہیں کہ پچھلی نسلو ں کے لئے ممکن نہ تھا۔اگر ہم اعضاء کی پیوند کاری کی تا ریخ پر نظر ڈالے تو یہ بات واضح طور پر سامنے آئے گی کہ طب نے پیوند کاری کے ذریعے ہر دور میں کس طرح مایوس لوگوں کی مدد کی۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 27, 2025

6۔انسانی اعضاء کی پیوند کاری کا جائزہ تاریخ کے پنوں میں:

انسانی اعضاء کی پیوند کاری کے تجربات کا آغاز ۱۷ صدی میں ہوا۔شروع میں بہت سے تجربات ناکام بھی ہوئے مگر آخر کار اطباء کو کامیابی حاصل ہوئی اور آج طب میں گردے،جگر،دل،لبلبہ،آنتیں اور پھیپھڑوں کی پیوندکاری کامیابی سے روزمرہ کئے جاتے ہیں۔

1) Job Meernere نے 1668ء پہلا ہڈیوں کا ٹرانسپلانٹ کیاجو کہ ایک کتے اور انسان کے درمیان ہوا۔اورہالینڈ میں ڈاکٹر کامیاب ہوا۔
2) نیدر لینڈ میں ۱۷۶۴ بھی ہڈیوں کا ٹراسپلانٹ ہوا اور (Antoni van)کرنے والے ڈاکٹر تھے۔
3) 1818ءفرانس میں ڈاکٹر(Garengeot)نے پہلا ناک کا ٹراسپلانٹ کیا جو کہ ایک سپاہی کا تھا۔
4) 1822ء (Berger)میں پہلی بار ڈاکٹر نے فریش آٹو گرافٹنگ یعنی مریض کے جسم کے ایک حصے سے ٹشو لے کر دوسرے حصے پر پیوند کرنا۔
5) نے ایک انسان کے خون کو دوسرے انسان کے جسم میں ٹرانسفرکیا گیا jamesBlundell 1840میں پہلی بار لندن ڈاکٹر تھا۔ایک عورت جسکو دوران ڈیلوری خون کی کمی ہو گئی تو اسکے شوہر کا خون اسکو لگا دیا۔
6) 1868ء پیرس میں ڈاکٹر(Jacques louis)نے ایک مریض کے جسم سے دوسرے مریض کے جسم میں جلد کی ڈرافٹنگ کی تھی۔
7) 1880ء میں سویڈن میں ڈاکٹر (Williammacewen)نے پہلی بار ایک انسان سے دوسرے انسان میں ہڈیوں کا کامیاب ٹراسپلانٹ کیا۔
8) 1950ء (Eduard zirm) زیورچ ریپبلک کے ڈاکٹر نے قرنیہ کی کامیاب پیوندکاری کر کے ہزاروں نابینا افراد کو اس خو بصورت دنیا کی دید کے لطف سے آ شنا کیا۔
9) 1980سوئیزر لینڈ میں ڈاکٹر نے جلد کی پہلی کا میا ب پیوند کاری کی۔1936ء کیر سن کے علاقے رشیا میں ایک عورت جس نے مرکری نگل لیا تھاخود کشی کی کوشش کی تھی اس کی وجہ سے اس کے گردے میں تکلیف بھی شروع ہو گئی اس کے گر دے کو ایک بوڑھے آدمی کے گر دے سے تبدیل کیا گیا یہ بوڑھا آدمی سرپر چوٹ لگنے کی وجہ سے مرا تھا۔
10) 1960ء فرانس میں کامیاب گردے کی پیو ندکاری ہو ئی جو کہ بہن اور بھا ئیو ں کے در میا ن ہوئی جو کہ جڑواں نہیں تھے۔یہ پیوندکاری فرانس کے ایک ملٹری ہسپتال میں ہو ئی۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 27, 2025

11) 1966ء (william kelly)نے امریکا میں لبلبے کی کامیاب پیوندکاری کی جوکہ امریکا میں ڈاکٹر رچرڈلی اور ولیم کیلی(ذیابیطس کے مرض سے نجات کاباعث بنا۔

12) ساؤتھ افریقہ کے ڈاکٹر کرسچن برناڈ(Barnad Christian)نے پہلی مرتبہ دل کی کامیاب پیوندکاری کی۔

13) 1967ء ڈاکٹرتھامس اسٹا لرنے امریکا میں پہلی مرتبہ جگر کی پیوندکاری کی جوکہ کامیاب ہوئی۔

14) 1968ء (Roy calne) رائے کیلنی نے جگر کی پیوندکاری مکمل کی۔ اس کے بعد دل کی پیوندکاری کیلو فو نیا فرانس وغیرہ میں روزبروز بڑھتی چلی گئی۔آج کل یہ پیوندکاری50سے80فیصدکامیاب ہوتی ہے۔

15) زندہ لبلبہ کی پیوندکاری کی گئی جو کہ ایک ماں سے بچے میں کی گئی تھی۔عضو کی کامیابی پیوندکاری کے بعد طب کے ماہرین کاحوصلہ بڑھ گیا تھا۔

16) 1981ءامریکامیں دواعضاء دل اور پھیپھڑے ایک ساتھ تبدیل کئے گئے۔

17) 1983ءکینیڈا میں پہلا کامیاب پھیپھڑے کے پیوندکاری کی گئی۔

18) 1984ءآسٹریلیا میں پہلا دل اور جگر کی پیوندکاری کاکامیاب آپریشن کیا گیا اس کے بعد آسٹریلیامیں بہت سارے اعضاء کی پیوندکاری شروع ہوگئی۔

19) 1985ء جگرکی پیوندکاری اور گردے کی پیوندکاری جوکہ کامیاب ہوئی۔

20) 1992ءامریکہ کی(University of illinois)میں گردے اور لبلبے کی ایک ساتھ پیوندکاری کی گئی۔

21) اس کے بعد اعضاء کی پیوندکاری کوئی نئی بات نہ رہی۔ ہاں اتنا ضرور تھا کہ طب کی دنیا میں دو عضو کی پیوندکاری کے تجربے ہوتے رہے۔

22) 1998ءفرانس کے ڈاکٹر جین مشل کے ہاتھ کی کامیاب پیوندکاری کی۔

23) 1999ءمیں امریکا کے انتھونی انالا نے پہلی مرتبہ مثانے کی تبدیلی کو ممکن بنایا۔

24) 2003ءمیں آسٹریلیا نے تین اعضاء کی پیوندکاری ایک ساتھ کی اور وہ اعضاء دل، پھیپھڑا اور جگر تھے۔

25) 2008ء میں پہلی مرتبہ چھوٹی آنت اور جگر کی ایک ساتھ تبدیلی عمل میں لائی گئی۔2006ء میں امریکامیں پہلی بار جبڑے اور2004ءمیں مینفرڈ سٹینگل(Manfred stangl)نے پہلی بار بازوؤں کی پیوندکاری کی۔

26) مرصنی کے ایڈگربیمر (Edgar Biemer)میں کرسٹوف ہونگ (Christoph نے ہڈی کے گودے کی کامیاب پیوندکاری کی گئی۔

27) 2008ء میں ڈاکٹر ماریہ سیمینیو (Dr Maria Siemionow) نے امریکامیں پہلی مرتبہ چہرے کی تبدیلی کر کے جراحی کے شعبے کونئی راہ پر گامزان کیا۔

پیوندکاری کے سفر کی تاریخی اوراق یہاں پر ختم نہیں ہوتے بلکہ اور بہت ساری ایسی پیوندکاری ہے جو کی گئی اور کامیاب ہو

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 27, 2025

ئی گو یاانسان کی زندگی میں طب کی طرف سے ایک اور بہترین تحفہ ہے۔اسلام میں طبّی میدان میں کوئی بھی پیش رفت اس وقت تک ممکن نہیں جب تک انسانی زندگی میں ضرورت اور حاجت کے حالات میں اسلام کے دائرہ کار کا علم نہ ہو۔۲۲

7۔اسلامی شریعت میں ضرورت کا مفہوم اور اس کا دائرہ کار:

''ضرورت''کے اسلامی شریعت کی بنیاد معاشرے کے مصالح پر ہے، انسانوں کی (Necessity, compulsion) دنیوی اور آخروی زندگی کے لیے بنیادی مصالح اور ضرورتیں درکار ہیں، شریعت اسلامیہ نے ان کو سامنے رکھتے ہوئے اوامر و نواہی کے احکامات وضع کیے ہیں۔شریعت کے اس اصول سے کہ ''جلب منفعت اور دفع مضرت'' کو بنیاد بنا کر یہ ثابت ہوسکے کہ شریعت نے کن کن مواقع پر ضرورت کے تحت استفادہ کرنا ممکن ہے۔ درحقیقت اسلام رحمت، سہولت اور نرمی کا دین ہے اور یہ بات قرآن و سنت سے ثابت شدہ ہے۔ اسی لیے احکام شرعیہ میں لوگوں کی سہولت وآسانی کا خیال اور اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کا تعلق احکام قرآن وسنت، یا فقہاء مجتہدین نے قیاس و استنباط کے ذریعے اخذ کیا ہے۔ قرآن و حدیث میں صراحتاً اس کا ذکر موجود ہے۔چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا بہت ذکر ہوا ہے اور بیسوں مقامات پر رحمن اور رحیم فرمایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

" وَاِذَآ اَذَقْنَاالنَّاسَ رَحْمَةً مِّن م بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ۔"23۔

ترجمہ:"اور جب ہم لوگوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد اپنی رحمت سے آسائش کا مزہ چکھاتے ہیں۔

اسلام ایک عمل دین ہے قرآن کی روشنی میں:

دینِ اسلام ایک فطری اور علمی دین ہے۔اس بارے نصوص بڑے واضح ہیں۔قرآن مجید کی متعدد آیات بطور ثبوت کے پیش کی جاسکتی ہیں، جن میں چند درج ذیل ہیں:

أ. "لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا"24۔

ب. "يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ج وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا"25۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 27, 2025

ج. وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَااضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ"26۔

د. "وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ"27۔

ھ. "فَاتَّقُوا اللهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا۔ 28۔

اسلام ایک عملی دین ہے حدیث کی روشنی میں: رسول کریم ﷺ کی متعدد احادیث مبارکہ میں بھی یہ بات بیان فرمائی گئی ہے۔ جن میں چند درج ذیل ہیں:

"یسروا ولا تعسروا و بشروا ولا تنفروا"

ترجمہ: "لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کریں نہ کہ مشکلات،ان کو خوش کرنے والی باتیں بتائیں نہ کہ ایسی باتیں جن سے نفرت پیدا ہو۔"

"أحب الدین الی الله الحنفیة السمحة"29۔

ترجمہ:" اللہ تعالیٰ کے ہاں سیدھا اور آسان دین سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔"

"ان الله یحب أن تؤتی رخصة كما یكره ان توتی معصیة30"۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ رخصت کو اسی طرح چاہتا ہے جس طرح معصیت اور گناہ کو نا پسند کرتا ہے۔

"انخیر دینكم أیسر[ه وان خیر دینكم أیسره".31۔

ترجمہ: تمہارا بہترین دین اس کی آسانی اور سہولت ہے۔

بخاری کی ایک حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کی روایت سے واضح ہوتاہے کہ رسول اللہ ﷺ کا عملی زندگی کا طریقہ بھی یہی تھا کہ آپ ﷺ آسان تر چیز کو اختیار فرماتے۔" 32

اسلام ایک عملی دین ہے فقہ اسلامی کی روشنی میں: اسی بنا پر فقہی قواعد میں بھی آسانیوں اور رخصتو ں کا خیال رکھا گیا ہے تاکہ بوقت ضرورت لوگوں کے لئے شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے تکلیف اور مشقت سے نکلنے کے راستوں کی نشاندہی کی جائے۔لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات کا جاننا بھی بہت ضروری ہے کہ ضرورت کی تعریف کیا ہے اور ضرورت کے وقت ان سہولتوں سے فائدہ اٹھانے کی حدود کیا ہیں؟درج ذیل چند آیات میں اللہ تعالیٰ کے حدود سے تجاوز کی ممانعت واضح ہے:

"تِلْکَ حُدُودَاللهِ فَلاَ تَقْرَبُوهَا33"۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 27, 2025

”تِلْکَ حُدُودَاللّٰہِ فَلاَتَعْتَدُوھَا وَمَن یَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰہِ فَأُ وْلَئِکَ ھُمْ الظَّالِمُونَ.“34۔

”وَمَن یَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰہِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ“. 35۔

نتیجہ

اعضاء کی پیوند کاری بلاشبہ جدید طب کی ایک عظیم کامیابی ہے جس نے انسانی زندگی کو نئی جہت دی ہے۔اس عمل کے ذریعے ہزاروں مریض نہ صرف موت کے خطرے سے بچے بلکہ ایک صحت منداور بامقصد زندگی گزارنے کے قابل ہوئے۔ یہ سائنسی ترقی اس بات کی روشن مثال ہے کہ انسان نے خداداد عقل و فہم کے ذریعے علاج کے نئے راستے تلاش کیے اور انسانی خدمت کو مزید مؤثر بنایا۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ اخلاقی، قانونی اور مذہبی سوالات بھی جنم لیتے ہیں جنہیں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ انسانی جان کی حفاظت سب سے بڑی قدر ہے اور علاج کی تلاش ایک شرعی تقاضا ہے۔ قرآن و سنت میں واضح ہدایات ملتی ہیں کہ بیماری کا علاج کرنااور انسانی جان کو بچانا باعثِ اجر ہے۔البتہ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اعضاء کی پیوند کاری میں وہی طریقہ اپنایا جائے جو شریعت کی حدود کے اندر ہو،تاکہ انسانی وقار اور جان کی حرمت متاثر نہ ہو۔اسلامی فقہاء نے واضح کیا ہے کہ اضطراری حالات میں سہولت اور رخصت موجود ہے، مگر ان کا دائرہ کار متعین ہے۔لہٰذا اس تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اعضاء کی پیوند کاری، جب شرعی اصولوں کے مطابق کی جائے، تو یہ نہ صرف طبّی ضرورت پوری کرتی ہے بلکہ دینی تعلیمات کے عین مطابق بھی ہے۔ یہ عمل دراصل سائنس اور مذہب کے حسین امتزاج کو ظاہر کرتا ہے، جہاں ایک طرف انسان کو نئی زندگی ملتی ہے اور دوسری طرف انسانی اقدار اور الٰہی ہدایات کی پاسداری بھی قائم رہتی ہے۔ مستقبل میں ضرورت اس امر کی ہے کہ طبّی ماہرین، فقہاء اور قانون دان آپس میں باہمی تعاون کے ذریعے اس موضوع پر مزید رہنمائی فراہم کریں تاکہ انسانیت کے لیے بہترین اور محفوظ راستے متعین کیے جا سکیں۔

حوالہ جات

1. القاری، ملا علی: ”مرقاۃ المفاتیح فی شرح مشکاۃ المصابیح“، باب: الایمان بالقدر، ج۱، ص350۔/ المنادی، عبدالرؤوف: ”فیض القدیر فی شرح الجامع الصغیر“، ج۱، ص:224۔
2. سورۃ البقرۃ2:29۔
3. السیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر: ”الاشباہ والنظائر“، ج1، ص76۔
4. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ: ”الجامع ترمذی“، کتاب اللباس، باب ماجاء فی لبس الفراء، ج3، ص280، حدیث1732۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 3 (July-September 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: September 27, 2025

5. حاکم،ابو محمد محمد بن عبداللہ:"المستدرک"،ج3،ص78۔
6. دار قطنی، علی بن عمر:"سنن الدار قطنی"،ج2،ص366۔
7. کاسانی،علاؤلدین ابو بکر بن مسعود:"بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع"،ج1،ص413۔
8. ایضاً۔
9. https://www.apollohospitals.com/ur/corporate/procedures/what-are-the-different-types-of-organ-transplant/
10. ایضاً
11. *https://www.apollohospitals.com/ur/procedures/lung-transplantation-all-you-wanted-to-know*
12. *https://www.memorial.com.tr/ur/departments/liver-transplant-center*
13. *https://www.apollohospitals.com/ur/corporate/procedures/what-are-the-different-types-of-organ-transplant/*
14. نسائی،احمد بن شعیب:"السنن "، کتاب الزینۃ من السنن، بَابُ:مَنْ أُصِيبَ أَنْفُهُ هَلْ يَتَّخِذُ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ،حدیث5164۔
15. محمد شفیع:مفتی،عثمانی،"انسانی اعضاء کی پیوند کاری"،ص22۔
16. النحل80:16۔
17. محمد شفیع:مفتی،عثمانی،"انسانی اعضاء کی پیوند کاری"،ص22۔
18. السیوطی، جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر:"الاشباہ والنظائر" ،ج،2،ص224۔
19. ایضاً۔
20. ایضاً۔
21. *https://www.medicoverhospitals.in/ur/diseases/brain-death*
22. *https://www.apollohospitals.com/ur/procedures/lung-transplantation-all-you-wanted-to-know*
23. یونس12:10۔
24. البقرہ286:2۔
25. النساء28:4۔
26. الانعام119:6۔
27. الحج78:22۔
28. التغابن16:57۔
29. بخاری، محمد بن اسماعیل:"الصحیح الجامع"،کتاب الأدب، باب قول النبی یسروا ولا تعسروا و کان یحب التخفیف والیسر علی الناس،ج۳،ص:133،حدیث نمبر:5773
30. ایضاً،کتاب الایمان،باب الدین یسر،ج۱،ص:23۔
31. ابن خزیمۃ، محمد بن اسحاق،باب استحباب الصوم فی السفر:"تحقیق: محمد مصطفی الأعظمی"،ج۲،ص:975۔
32. احمد بن حنبل:" المسند"،حدیث محجن بن الأدرع رضی اللہ عنہ،ج۲،ص:379۔
33. البقرہ187:2۔
34. البقرہ229:2۔
35. الطلاق1:65۔

OPEN ACCESS
CC BY